سلسلۂ نباتاتِ قرآن (قسط 12)

قِثّاء

تحقیق و تحریر: سید قاسم محمود

اردو، ہندی: ککڑی، کھیرا — عربی، فارسی: خیار
سنسکرت: کرکتی — بنگلہ: کنکور
گجراتی: کاکڑی — انگریزی: کوکمبر (Cucumber)
خاندانِ نباتات: Cucumbitaceae

قرآن حکیم میں صرف ایک مرتبہ سورۃ البقرۃ کی آیت ۶۱ میں قِثّاء کا ذکر آیا ہے:

﴿وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا﴾

''اور یاد کرو جب تم نے کہا تھا کہ اے موسیٰ! ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے، لہٰذا اپنے ربّ سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار ساگ ترکاری، ککڑی (کھیرا)، گیہوں، لہسن، پیاز اور دال (وغیرہ) پیدا کرے''۔

''حکمت قرآن'' کے گزشتہ شمارے میں لفظ ''فُوم'' (لہسن) کی وضاحت کے لیے، جو اسی آیت میں ''قِثّاء'' سے متصل وارد ہوا ہے، مولانا امین احسن اصلاحی کی تشریح پیش کی گئی تھی۔ انہوں نے اپنی مشہور تفسیر ''تدبر قرآن'' میں لکھا ہے (اور اس کا حوالہ پچھلے شمارے میں دیا جا چکا ہے):

''بقل'' کا لفظ سبزیوں اور ترکاریوں کی تمام اقسام کے لیے عام ہے۔ ''قِثّاء'' کے معنی ککڑی اور کھیرے کے ہیں''۔

پچھلی آیت میں اپنی قوم کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے جس میں پانی کے لیے التجا کی گئی تھی، تو اسے قبول کرتے ہوئے باری تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ:

© rasailojaraid.com

﴿فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝﴾

''تو ہم نے کہا فلاں چٹان پر اپنا عصا مارو۔ چنانچہ اُس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ ہر قبیلے نے جان لیا کہ کون سی جگہ اُس کے پانی لینے کی ہے۔ (اُس وقت یہ ہدایت کر دی گئی تھی کہ) اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو''۔

بنی اسرائیل کے لیے جب بارہ چشموں سے پانی مہیا ہو گیا تو اب انہوں نے نیا مطالبہ پیش کر دیا کہ:

''اے موسیٰ! ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔ اپنے ربّ سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار ساگ' ترکاری' ککڑی (کھیرا)' گیہوں' لہسن' پیاز اور دال (وغیرہ) پیدا کرے''۔

بنی اسرائیل کے اس مطالبے کا ذکر تورات کی کتاب ''گنتی'' کے باب ۱۱ میں اس طرح ہے:

''اور جو ملی جلی بھیڑ اُن لوگوں میں تھی' وہ طرح طرح کی حرص کرنے لگی اور بنی اسرائیل بھی رونے اور کہنے لگے کہ ہم کو کون گوشت کھانے کو دے گا۔ ہم کو وہ مچھلی یاد آتی ہے جو ہم مصر میں مفت کھاتے تھے اور ہائے وہ کھیرے اور خربوزے اور گندنے اور پیاز اور لہسن' لیکن اب تو ہماری جان خشک ہو گئی۔ یہاں کوئی چیز میسر نہیں اور مَن کے سوا ہم کو اور کچھ دکھائی نہیں دیتا''۔

مَن اور سلویٰ کے علاوہ کچھ اور کھانے کی ہوس کی پاداش میں بنی اسرائیل پر ذلت و خواری کا عذاب مسلط ہوا۔ اسی آیت قرآنی میں ہے:

﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ﴾

''اور (آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ) ذلت و خواری اور پستی و بدحالی اُن پر مسلط ہو گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے''۔

مولانا امین احسن اصلاحی نے بنی اسرائیل کے اس رویّے میں اُن مسلمان قوموں کے لیے ایک درسِ عبرت کی خبر دی ہے جنہوں نے تمدن کے لوازم وتنوعات کے پیچھے اپنی آزادی کی نعمت خطرے میں ڈال دی اور اس بات پر دھیان نہیں کیا کہ اس طرح جو لذائذِ دنیا انہوں نے حاصل کیے ہیں' ان کے ساتھ ذلّت کے کتنے گھناؤنے مفاسد چپکے ہوئے ہیں۔

قرآن مجید کے اس مقام سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ انسان کا ضمیر زندہ ہو تو وہ کھانے کی لذت دستر خوان کے تنوعات کے اندر نہیں ڈھونڈتا' بلکہ ضمیر اور ارادے کی آزادی کے اندر ڈھونڈتا ہے۔ یہ چیز اگر اُس کو حاصل ہو تو خشک روٹی بھی اُس کے لیے جملہ الوانِ نعمت فراہم کر دیتی ہے۔

کھیرا' ککڑی' پیٹھا' سبز خربوزہ' تربوز' میٹھا گھیا (لوکی)' یہ سب ایک ہی نباتاتی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ سب اپنی اپنی بیلوں کے پھل ہیں۔ ککڑی اور کھیرا سلاد کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ کھیرا کچا اور اچار ڈال کر بھی کھایا جاتا ہے۔ یہ دونوں پھل جسمانی گرمی کو معتدل کرنے کے لیے مفید اور پیشاب آور ہیں۔ ہزارہا سال سے سرزمین عرب اور مصر میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ پاکستان' بھارت' افغانستان' مصر اور عرب میں عام ہیں۔

❁ ❁ ❁

سکول و کالج کے طلبہ و طالبات کے لئے دین اسلام کو سمجھنے کا نادر موقع

دنیائے اسلام کے دو عظیم سکالر شیخ علی طنطاوی اور ڈاکٹر اسرار احمد کی کتب سے ماخوذ ادارہ فہم دین کے مرتب کردہ خط و کتابت کورسز کا مطالعہ کیجیے۔ اس سلسلے کا پہلا کورس

اسلام کیا ھے

- عقل و درایت اور شعور و حکمت کے حوالے سے دین فطرت کی حقانیت
- نفسیاتِ انسانی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نئے انداز میں توحید باری تعالیٰ کا اثبات
- انسان کا نفس طبعاً آزادی پسند ہے اور دین اس کی آزادی محدود کر دیتا ہے' کیسے؟
- گناہ کسی قسم کا بھی ہو انسان کو پر لطف معلوم ہوتا ہے۔ کیوں؟

☆ مختصر سوالات ☆ آسان اسلوب ☆ ڈاک خرچ بذمہ ادارہ

مزید تفصیلات و حصولِ پراسپکٹس (مع جوابی لفافہ) کے لئے رابطہ:

حافظ محبوب احمد خان

جامع مسجد رحمۃ للعالمین نذیر پارک' سٹریٹ نمبر 1' نزد جنرل ہسپتال'
غازی (ڈیفنس) روڈ' ڈاک خانہ اسماعیل نگر' لاہور۔ 54760
فون آفس: 042-5869501-03 موبائل: 0301-4870097

© rasailojaraid.